قدیم و غیر مطبوعہ تذکرۂ صوفیہ کا اوّلین اُردو ترجمہ

مرآۃ الاسرار

زمانۂ تالیف ۱۰۴۵ھ تا ۱۰۶۵ھ

مؤلفہ

حضرت شیخ عبدالرحمٰن چشتی قدس سرہٗ

۱۰۰۵ھ ——— ۱۰۹۴ھ

تحقیق و ترجمہ

مولانا الحاج

کپتان واحد بخش سیال

چشتی صابری

قدیم وغیر مطبوعہ تذکرۂ صوفیہ کا اوّلین اُردو ترجمہ

مرآۃ الاسرار

زمانۂ تالیف ۱۰۴۵ھ تا ۱۰۶۵ھ

مؤلّفہ

حضرت شیخ عبدالرّحمٰن چشتی قدّس سرّہٗ
۱۰۰۵ھ ــــــــ ۱۰۹۴ھ

تحقیق و ترجمہ

مولانا الحاج
کپتان واحد بخش سیال
چشتی صابری

نام کتاب	....	مرآۃ الاسرار
مترجم	....	مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی
	....	اللہ آباد ضلع رحیم یار خان۔ فون نمبر ۸۷
اشاعت	....	محرم الحرام ۱۴۱۴ھ - ۱۹۹۳ء
تعداد	....	پانچ صد (۵۰۰)
طباعت	....	حامد جمیل پرنٹرز ریٹی گن روڈ لاہور
ناشر	....	ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور

Rs 300

حسب ارشاد

حضرت شاہ شہید اللہ فریدی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۹۸ھ)

سعی و اہتمام

حضرت شاہ سراج علی مدظلہ

تھے اور فتوح (لوگوں کے عطیے) قبول نہیں کرتے تھے۔ تین چار دن کے بعد جنگلی میوہ یا گھاس سے افطار کرتے تھے اور ہمیشہ اپنے دل کی پاسبانی کرتے تھے (یعنی اپنے دل کو خطرات و وساوس سے محفوظ رکھتے تھے۔)

پانچواں سلسلہ

پانچواں سلسلہ چشتیاں حضرت خواجہ علی دینوریؒ سے جا ملتا ہے۔ آپ حضرت خواجہ ابو ہبیرہ امین الدین بصریؒ کے مرید اور خلیفہ تھے اور وہ حضرت خواجہ حذیفہ مرعشیؒ کے مرید اور خلیفہ تھے اور وہ حضرت خواجہ ابراہیم ادھمؒ کے مرید اور خلیفہ تھے حضرت ابراہیم ادھمؒ کو جو نعمت اور امانت حضرت خواجہ خضرؑ، حضرت امام محمد باقرؓ بن امام زین العابدینؓ بن حضرت امام حسینؓ اور حضرت فضیل ابن عیاضؒ کی صحبت سے ملی تھی۔ آخر عمر میں سب خواجہ حذیفہ مرعشیؒ کے حوالہ فرمائی اور ان سے آج تک یہی امانت بطریق سلوک صحیح طور پر اس سلسلے میں موجود ہے۔

الغرض سلسلہ چشتیہ حضرت خواجہ ابو اسحٰق شامیؒ سے شروع ہوا ہے۔ آپ ملک شام سے بغداد میں حضرت خواجہ علی دینوریؒ کی خدمت میں مرید ہونے کی نیت سے حاضر ہوئے۔ حضرت خواجہؒ نے دریافت فرمایا۔ کیا نام ہے؟ عرض کیا ابو اسحاق شامی۔ حضرت خواجہؒ نے فرمایا۔ آج سے تم چشتی کہلاؤ گے۔ تم خواجہ چشت ہو، چشت تمہاری وجہ سے مشہور ہو گا اور جو شخص تم سے منسوب ہو گا، وہ بھی قیامت تک چشتی کہلاتے گا۔ پس ان کو مرید کیا اور تربیت دی۔ اس کے بعد خرقہ خلافت عطا کر کے چشت بھیج دیا۔ خواجہ ابو احمد چشتیؒ جو کہ چشت کے رئیس و اشراف تھے۔ آپ کے مرید ہو گئے اس کے بعد اس ملک کے تمام لوگ آپ کی طرف مائل ہوئے اور حضرت خواجہ مریدین کی تربیت میں مشغول ہو گئے۔ آپ بہت عالی ہمت اور بلند شان رکھتے اور ابدالوں کی طرح زندگی بسر کرتے تھے۔ جب آپ کا آخری وقت آیا تو خرقہ خلافت حضرت خواجہ ابو احمد ابدالؒ کو عطا فرما کر اپنا جانشین مقرر کیا۔ یہ خرقہ خلافت ان کے ذریعے حضرت خواجہ محمد چشتیؒ کو پہنچا۔ ان سے حضرت خواجہ ابو یوسف چشتیؒ اور ان سے حضرت خواجہ مودود چشتیؒ کو اور یہ حضرات سلسلہ چشتیہ کے پنج تن ہیں۔ اسی طرح ان کے خلفاء میں سے ملک ہندوستان میں بھی پنج تن ہیں۔ ایک حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ، دوسرے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ چشتی، تیسرے حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر چشتیؒ، چوتھے حضرت خواجہ نظام الدین چشتیؒ، پانچویں حضرت خواجہ نصیرالدین

محمود چراغ دہلی چشتیؒ۔ جس شخص کا شجرہ ان پنج تن سے ان پنج تک جا ملتا ہے چشتی کہلاتا ہے۔ جن پنج تن سے سلسلہ مذکور ظاہر ہوا۔ وہ سب صاحب ریاضت و مجاہدہ اور صاحب ذوق عالی تھے۔ اور اہل سماع کو دوست رکھتے تھے اور مشائخ کا عرس کرتے تھے اور فقراء کو امراء پر فوقیت دیتے تھے اور شہر اور گاؤں میں رہائش رکھتے تھے اور ہر فرقے کے ساتھ تواضع سے پیش آتے تھے اور مریدین کی تربیت میں عالی ہمت اور شانِ عظیم رکھتے تھے۔ چنانچہ انیس الارواح میں حضرت خواجہ معین الدینؒ نے لکھا ہے کہ ہمارے سلسلہ میں ایک روز و شب کا مجاہدہ ہے اور زیادہ ذوق و مشاہدہ ہے۔ لطائفِ اشرفی میں لکھا ہے کہ چشت دو ہیں۔ ایک شہر ہے جو ملک خراسان میں ہرات کی نواحی میں واقع ہے، دوسرا قصبہ ہے، ہندوستان میں جو ملتان اور اوچ کے درمیان ہے۔ ہمارے خواجگان خراسان والے چشت سے تعلق رکھتے ہیں۔ میر سید علاؤالدین چشتیؒ نے شعر ذیل میں اسی مقام کی خبر دی ہے ؎

گر ز ہندوستان شدیم چہ باک   سبزۂ گلشن خراسانیم

اور لطائفِ اشرفی میں لکھا ہے کہ جو شخص خاندانِ قدیم اور سلسلہ کریم اہل چشت کی محبت اور موافقت کا دعوے کرتا ہے۔ اس کے اندر دو وصف ہونے ضروری ہیں۔ اول ترک و ایثار، دوم عشق و انکسار۔ جس شخص کے اندر یہ دو وصف نہیں ہیں۔ اس کو چشتیوں کے مذہب سے کوئی حظ اور بہشتیوں کے مشرب سے کوئی نصیب نہیں ملتا۔

چھٹا سلسلہ

چھٹا سلسلہ عجمیوں کا ہے جو حضرت خواجہ حبیب عجمیؒ سے جا ملتا ہے اور وہ مرید اور خلیفۂ عظیم تھے حضرت خواجہ حسن بصریؒ کے اور ترک و تجرید استجابت دعا میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے۔ آپ اکثر مشائخ کے مقتدا و سرحلقہ ہیں اور جو شخص آپ کا مرید ہوتا تھا تمام نسبتوں سے خالی ہو کر اپنے آپ کو ان سے منسوب کرتا تھا اسی وقت سے یہ سلسلہ ظاہر ہوا۔ عجمی لوگ اکثر پہاڑوں میں رہتے تھے اور نہار رہتے تھے اور فتوح و لوگوں کے عطیات قبول نہیں کرتے تھے، وہ صرف اسی قدر کپڑا پہنتے تھے جس سے ننگا پن ڈھانپا جا سکے اور سات دن کے بعد ایک یا تین کھجور کے ساتھ افطار کرتے ہیں اور جنگل کے جانور اور پرندے ان سے الفت کرتے تھے۔